(10)

ایک اہم رؤیا اور اس کی تعبیر

دوستوں کو چاہیے کہ بکثرت استغفار کو اپنا شعار بنائیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے، اپنے فضل سے اسے کامیابی بخشے اور اس کی تائید و نُصرت فرمائے

(فرمودہ 29 مارچ 1957ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''پرسوں یا اترسوں رات میں نے ایک ایسی رؤیا دیکھی ہے جو اپنے اندر ایک انذاری پہلو رکھتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اِس کے انجام بخیر بھی معلوم ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور اپنے گھر کے اُس صحن میں ہوں جو مسجد مبارک کی اوپر کی چھت کے ساتھ ہے۔ جہاں امۃ الحی مرحومہ رہا کرتی تھیں اور جس میں مَیں نے پہلے بھی ایک دفعہ رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا۔ اُس وقت دروازہ کے سامنے ٹاٹ کا کپڑا لٹکا کرتا تھا۔ رؤیا میں مَیں نے وہی ٹاٹ کا کپڑا لٹکا ہوا دیکھا مگر ٹاٹ کا وہ کپڑا ایک طرف کھسکا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھڑے ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ غیر احمدی مخالف ہیں اور اُن کی نیت اچھی نہیں۔ اُس وقت میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا انہی غیر احمدیوں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تھا یا میں نے یہ سمجھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ ہوں مجھ پر حملہ کیا تھا۔ بہرحال ذہن میں یہی

آ تا ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تھا۔ تب میں نے بلند آواز سے کہا کہ اے احمدیو! تمہاری نادانی اور غفلت میں یہ لوگ ایک دفعہ پہلے حملہ کر چکے ہیں۔ اب تم کو پتا ہے کہ یہ لوگ حملہ کی نیت سے آئے ہیں؟ اگر اَب تم ان لوگوں کے شر کو دور کرنے کے لیے آگے نہ آئے تو تم خدا تعالیٰ کی گرفت میں آؤ گے اور تمہیں سزا ملے گی۔ کیونکہ پہلی دفعہ تو تمہیں اس لیے معاف کر دیا گیا کہ انہوں نے تمہاری غفلت اور نادانی میں حملہ کیا تھا۔ مگر اَب تم دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ تم پر حملہ کرنے کے لیے آئے ہیں اور بار بار میں اونچی آواز سے کہتا ہوں۔ اے احمدیو! آگے بڑھو۔ اے احمدیو! آگے بڑھو۔ میرے اِس کہنے پر چند غیر احمدی کُود کر اندر آ گئے اور اُن میں سے ایک میرے پیچھے کی طرف چلا گیا اور دو میرے سامنے آ گئے۔ جو شخص میرے پیچھے کی طرف گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میری کمر کے گرد ڈال لیے ہیں جسے پنجابی میں جپھّا مارنا کہتے ہیں۔ اس نے مجھے جپھّا مارا ہوا ہے یعنی اس نے میری کمر کو بھی پکڑا ہوا ہے اور میرے ہاتھ بھی پکڑے ہوئے ہیں۔ اُس وقت میرے ہاتھ میں ایک پستول ہے۔ ان لوگوں کے کُودنے سے پہلے میں نے پستول چلانے کی کوشش کی مگر لبلبی دبی نہیں۔ میں نے اُس کو دبانے کے لیے بہتیرا زور لگایا مگر وہ نہیں دبی۔ جب میرے زور لگانے کے باوجود بھی لبلبی نہیں دبی تو میں نے رؤیا میں ہی سمجھا کہ یہ اصلی گولی والا پستول نہیں بلکہ کھلونا ہے لیکن ایسا کھلونا ہے جو آجکل نئے بنے ہوئے ہیں۔ یعنی وہ ایسا بھاری بنا ہوا تھا کہ بڑے بھاری پستول کے برابر معلوم ہوتا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں سمجھا کہ اگر لبلبی دبی نہیں تو کوئی حرج نہیں۔ میں اُس کا کُندا[1] جو بڑا بھاری ہے اُن کے سر پر ماروں گا اور یہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں نے پستول کا کُندا ان غیر احمدیوں کے سر پر مارنے کی کوشش کی جو کُود کر میرے سامنے آ گئے تھے۔ مگر چونکہ ایک دوسرے شخص نے میری کمر اور میرے ہاتھ پیچھے کی طرف سے پکڑے ہوئے تھے اس لیے جب میں کُندا مارتا تھا۔ تو چوٹ اچھی طرح نہیں لگتی تھی۔ اِس طرح وہ بیہوش ہو کر گرے تو نہیں مگر یوں معلوم ہوا جیسے نیم بیہوشی کی حالت طاری ہو گئی ہے۔ پیچھے کی طرف سے ہاتھ پکڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے میرا ہاتھ کبھی کبھی اچٹ بھی جاتا ہے اور اِس طرح اُن دو چار احمدیوں کو بھی جا لگتا ہے جو کُود کر اندر آ گئے ہیں۔ میں اُن کو بچانے کی کوشش کرتا ہوں مگر بوجہ اِس کے کہ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں انہیں پستول کا کُندا جا لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی بیہوش سے ہیں لیکن غیر احمدیوں سے کم بیہوش ہیں۔ غیر احمدی تو نیم بیہوش ہیں لیکن

احمدیوں کی ایسی حالت ہے جیسے کوئی شخص پریشان سا ہوتا ہے۔ ان کو بھی چوٹ لگتی ہے مگر بہت ہلکی لگتی ہے۔

اِس رؤیا میں یہ دیکھنا کہ بعض غیراحمدیوں نے حملہ کا ارادہ کیا ہے اور وہ پہلے بھی حملہ کر چکے ہیں اپنے اندر خطرہ کا پہلو رکھتا ہے۔ پھر پستول کا نہ چلنا بھی خطرہ کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ بعد میں ان غیراحمدیوں کا اندر گُود کر آ جانا اور ان میں سے ایک کا مجھے پیچھے سے پکڑ لینا اور اُس کی وجہ سے میں نے جو گُندا مارنے کی کوشش کی ہے اس میں کامیاب نہ ہونا یہ بھی خطرہ کا پہلو رکھتا ہے۔ پھر اس گُندا کا کبھی کبھی کسی احمدی کو بھی لگ جانا یہ بھی خطرہ کا پہلو رکھتا ہے کہ اسی کشمکش میں بعض احمدیوں کو بھی دکھ پہنچ گیا۔ مگر آخر یہ انجام کہ وہ لوگ اپنے حملہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور واپس چلے گئے یہ خوشی کا پہلو ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو مفسد لوگ حملہ کا ارادہ کریں گے وہ ناکام رہیں گے اور اس کا خمیازہ انہیں بُھگتنا پڑے گا اور انہیں احمدیوں سے زیادہ تکالیف پہنچیں گی۔

پس اس موقع پر جماعت کے دوستوں کو چاہیے کہ وہ دعا کریں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں استغفار کریں اور اُس سے کہیں کہ اے اللہ! ہماری غفلت کی وجہ سے اگر دشمن احمدیت پر حملہ کرنے کی کوشش کرے تو تُو خود اس کے بچانے کے سامان پیدا کر۔ اگر ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے احمدیت کا پوری طرح دفاع نہ کر سکیں تو تُو ہمیں معذور سمجھ اور اس دفاع کو خود مکمل کر دے۔ پھر انہیں یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہیے کہ جو تھوڑا بہت شرّ اِس خواب میں بتایا گیا ہے اس سے بھی وہ ہمیں محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے جماعت کو کامیابی بخشے اور اس کی نُصرت اور تائید فرمائے۔ اور نہ قادیان میں کہ میں نے رؤیا میں اپنے آپ کو قادیان میں دیکھا اور نہ ربوہ میں کسی جگہ بھی کسی قسم کی اذیت احمدیت کو نہ پہنچے بلکہ دونوں طرف احمدی محفوظ رہیں۔ اور خواب میں جو کمزور سی چوٹ احمدیوں پر دکھائی گئی ہے وہ اَور بھی کمزور ہو جائے بلکہ غائب ہی ہو جائے۔ اور وہ کسی قسم کے صدمہ کے بغیر دشمن کو بھگانے اور اسے ناکام رکھنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور خواب میں دشمن کو جو چوٹیں لگی ہیں اور ان کی وجہ سے وہ نیم بیہوش ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ اسے بدل کر انہیں پورا بیہوش کر دے۔ گویا احمدی تو حملہ سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں مگر خواب میں بعض غیراحمدیوں کا حملہ جو دکھایا گیا ہے اور وہ ناکام سا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کو ظاہر میں بھی ایسا ہی کر دے۔ ہمارا حملہ تو کوئی چیز نہیں۔ حملہ تو فرشتوں نے کرنا ہے۔ خواب میں

فرشتہ کام کیا کرتا ہے۔ اس لیے خواب میں جو میں نے دیکھا کہ میں حملہ آوروں کو پوری طرح ضرب لگانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ فرشتے ناکام رہے ہیں۔ اور فرشتوں کے ناکام ہونے کے معنے یہ ہیں کہ بعض دفعہ کچھ لوگ ایسے بھی نکل آتے ہیں جو توبہ اور استغفار کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے اس توبہ اور استغفار کی وجہ سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ اگر اس نے ان لوگوں کی توبہ اور استغفار کو قبول کیا تو اس کے ماننے والے اور معتقدین کو زیادہ نقصان پہنچے گا تو وہ ان کی توبہ اور استغفار کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کو مدد دیتا ہے اور نہ ماننے والوں کے لیے جو امن کا موقع ہوتا ہے اُسے ضائع کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کی مدد کرے اور اگر اس کے اوپر کوئی حملہ ہونے والا ہے تو اُسے اس حملہ سے بچالے۔ اور ان کی تائید ایسے رنگ میں کرے کہ وہ کامیاب و کامران ہونے کی صورت میں نکلیں۔ اور اگر تھوڑی بہت اذیت احمدیوں کے لیے مقدّر رہے تو وہ اسے دور کر دے"۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

"کچھ جنازے ہیں جو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی صحابیہ امام بی بی صاحبہ اہلیہ محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار آف بٹالہ کا باہر پڑا ہے۔ وہ نماز کے بعد مسجد سے باہر جا کر پڑھاؤں گا۔

جو جنازے میں نماز کے بعد مسجد میں پڑھاؤں گا اُن میں سے ایک جنازہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ الٰہ بخش صاحب سکنہ قلعہ لال سنگھ ضلع گورداسپور کا ہے۔ مرحومہ صحابیہ تھیں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جانے والے پیدل قافلہ کا کھانا پکایا کرتیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سیالکوٹ کی طرف سے لوگ پیدل قادیان آیا کرتے تھے اور رستہ میں پڑنے والے دیہات کی جماعتیں ان کی ضیافت کیا کرتی تھیں۔ شکار ماچھیاں کی جماعت اس بات میں خاص طور پر مشہور تھی۔

دوسرا جنازہ داروغہ ابتہاج علی صاحب زبیری شاہجہان پوری کا ہے۔ مرحوم پرانے مخلص احمدی تھے۔ ان کے بیٹے احتجاج علی صاحب بھی جو لائلپور میں رہتے ہیں بڑے مخلص ہیں۔

تیسرا جنازہ حاجی فضل محمد صاحب کابلی اور ان کی بیوی اور بچہ کا ہے۔ حاجی صاحب

پشاور میں رہتے تھے۔ دشمن کسی بہانہ سے انہیں کابل لے گیا اور وہاں جا کر انہیں اور ان کی بیوی اور بچہ کو شہید کر دیا۔

چوتھا جنازہ بابو فضل احمد صاحب ولد چودھری علی بخش صاحب ساکن بھینی پسوال کا ہے۔ یہ بھوپال والا ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ تین چار سال ہوئے ربوہ آئے تو ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ پھر وہ بھوپال والا واپس چلے گئے۔ وہاں ان پر دوبارہ حملہ ہوا اور اسی بیماری سے وہ فوت ہو گئے۔ میں نماز کے بعد ان سب کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ دوست میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ نماز کے بعد مسجد سے باہر جا کر دوسرا جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست اُس میں بھی شامل ہوں"۔

(الفضل 4 اپریل 1957ء)

---

1 : کُندا: بندوق کا پچھلا حصہ